



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ بچیاں رزق مخلوقات کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفویض کر دی ہیں جس کو جتنا چاہیں دیں عمر واس کے خلاف ہے وہ کہتا ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کسی کو ایک ذرا بھر اختیار نہیں دیا سب کچھ اللہ واحد لا شریک لہ کے قبضہ میں ہے جس کو چاہے دے نہ چاہے نہ دے ان دونوں میں کون سچا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

رزق مخلوقات کی بچیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہونے کی یوں بات ہے کہ اس امر میں زید کا قول بالکل غلط ہے، زید مذکور نے یا قرآن وحدیث کو دیکھا سنا نہ ہو گا یا جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کرتا ہے قرآن حدیث نے تو بڑے زور سے اس بات کی تردید کر دی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے پہلے رکوع میں

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

”یعنی کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے روزی اس کی۔“

یعنی چلتا پھرتا جانتا جاگتا جو کوئی ہے سب کو اللہ ہی رزق دیتا ہے اور سورہ فاطر کے پہلے رکوع میں ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّ شَيْءٍ الَّذِي يَرٰى فِي الْاَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ يُرْسَلُ مِنْ سَمٰوٰتٍ وَارْتَبِعُوا رِجْلَكُمْ

”یعنی کوئی بتانے والا اللہ کے سوائے جو روزی دیتا ہے تم کو آسمان زمین سے۔“

اور سورہ شوریٰ رکوع دوم میں ہے

لَهُ مُقَالِدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خَلْقَ الرَّزْقِ لَمْ يَشَآءْ وَيَقْدِرُ لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

”یعنی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں بچیاں آسمانوں کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہے روزی واسطے جس کے چاہے اور اپ دیتا ہے وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔“

مطلب یہ ہوا کہ یہ تو رزق کی بچیاں کسی اور کے ہاتھ میں ہیں اور نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس کو روزی زیادہ ملنی چاہیے اور کس کو کم اور سورہ ذاریات کے تیسرے رکوع میں ہے

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

”یعنی اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا۔ آور مضبوط۔“

اور سورہ ذاریات کے پہلے رکوع میں ہے

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ

”یعنی اور آسمان میں ہے روزی تمہاری۔“

یعنی رزق کا خزانہ انجی اور کفیل اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے سب کی روزی آسمان سے اللہ تعالیٰ اتارتا ہے اور مشکوٰۃ، باب الاستغفار میں مسلم کی روایت سے آیا ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں

((يا عبادي كلهم جئت الامن اطعمته فاستطعموني اطعمكم يا عبادي كلهم عاد الامن كوتهم فاستموني اكهم))

”یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہنا دوں، پس تم مجھ سے کہہ داناںگو میں تم کو کپڑا دوں گا۔“

پس قرآن وحدیث میں صاف صاف بیان ہو گیا کہ روزی رزق کی بچیاں محض اللہ پاک کے ہاتھ میں ہیں اس میں ذرہ برابر کسی دوسرے کا دخل یا تعلق نہیں ہے اور جو صفات ایسے ہیں جو اللہ پاک کے واسطے خاص ہیں ان میں کسی کا

دخا یا قاطق سمجھنا شرک ہے لیے عقیده سے بہت پہنا چاہیے۔

(حرره حمید اللہ، سید محمد نذیر حسین دہلوی فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۵)

هذاما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 288

محدث فتویٰ

